نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ/ قیمت سالیانہ معہ محصول للعہ

نمبر ۶ جلد ۶ | لودیانہ ۷ فروری ۱۸۷۸ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

دستور العمل نورافشاں

دفعہ ۱۔ یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہے +

دفعہ ۲۔ مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں +

اوّل آرٹیکل دینی و دنیوی +

دوم مضامین مالی و ملکی جن سے فایدہ خاص و عام ہو +

سیوم منقولات از اخبارات و کتب وغیرہ +

چہارم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے +

پنجم اخبارات ملکی و ولائتی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ وغیرہ +

دفعہ ۳۔ قیمت سالیانہ بلا محصول عہ معہ محصول للعہ ششماہی بلا محصول ۱۱ر معہ محصول عہ سہ ماہی بلا محصول ۶ر معہ محصول ۸ر ماہواری بلا محصول ۲ر معہ محصول ۳ر اور جو صاحب بلا اطلاع اس امر کے درخواست کریگا کہ شروع سال سے مجکو ضرورت نہیں ہے اب سے اخبار بھیجو اُن کی خدمت میں شروع سال سے سب پرچہ روانہ کئے جاوینگے۔ بیرنگ خط مطبع میں کوئی صاحب نہ بھیجے اور رسید بذریعہ اخبار کے مشتہر ہوگی علیحدہ نہیں دیجاویگی +

دفعہ ۴۔ جو صاحب اکٹھے پرچہ ۶ یا ۱۲ منگانے چاہیں انکی شرح یہہ ہے +

۶ پرچہ کے واسطے بلا محصول معہ محصول

۱۲ پرچہ کے واسطے بلا محصول معہ محصول

اعلان

مخ التواریخ

مفت لٹ رہا ہے جواہرات کا ڈھیر

اب بھی شایقیں نہ لیں تو ہے اندھیر

ایک نہایت عمدہ اور طلبہ امتحان دہندگان مدارس سرکاری کیواسطے پنڈت گنڈا سنگہ صاحب مدرس علم تواریخ و جغرافیہ نے تواریخ جس میں اول سے آخر تک سب کچھہ لکھا ہے معہ سوال و جواب کے تالیف کرکے چھپوائی ہے۔ اگر کسیکا کیسا ہی حافظہ خراب ہو تو بھی ایک دفعہ کے مطالعہ سے طالب علم کے یاد دے سوالات رہسکتے ہیں تو جز کے قریب ضخامت ہے موازی ۱۱ر قیمت معہ محصول قرار پائی ہے جس صاحب کو درکار ہو اس پتہ سے منگالیں۔ لودیانہ ہائی اسکول۔ پنڈت گنڈا سنگہ صاحب ماسٹر ہائی اسکول +

نورافشاں

جو شرایط صلح نامہ مابین روس و روم قرار پائی تھیں طرفین سے مقبول و منظور ہوکر انپر دستخط ہوگئے ہیں جنکا مختصر مطلب یہہ ہے کہ بلگیریہ کا کل علاقہ ایک سلطنت ماتحت قرار دیا جاوے اور اسکا بادشاہ عیسائی ہو جسکو شہنشاہ روس مقرر کرے۔ دوم ماتحتی سلطنتیں یعنے رومینیا و مانٹنگرو و سرویہ کی حدیں بڑہائی جاویں اور انکو خود مختار کیا جاوے سیوم باسینیا و ہرزیگوینا کے لئے ماتحتی انتظام کیا جاوے۔

چہارم دیگر عیسائی صوبجات کے لئے بہت سی شرائط برائے تہذیب مقرر ہوں۔ ہرجانہ جنگ کی بابت ابھی یہہ قرار نہیں پایا کہ نقد روپیہ لیا جاوے یا اُسکے عوض کچھ ملک پر قبضہ ہو۔ اور اُن امورات کے فیصلہ کے واسطے جو یورپ کی بڑی بڑی سلطنتوں سے متعلق ہیں مقام وینا میں ایک خاص جلسہ منعقد ہوگا +

اِن شرائط پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ جو کچھ ہمنے شروع جنگ سے تاحال اپنے گمان کے بموجب تحریر کیا سو صحیح صحیح نکلا یعنے اول تو یہہ کہ خدا تعالیٰ جو کہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے اول بلگیریہ کے نالہ و فریاد اور اُنکی بیکس مستورات کا رونا اور شیرخوار بچوں کی چیخیں سنکر بدلہ لیگا سو اسطور سے ہوا کہ ظالموں کو سخت سزا دی گئی اور مظلوموں نے رہائی پائی- ظالموں کو سخت سزا تو ہوئی مگر اُنکی سزا کے پیالہ میں ابھی تک تل چھٹ باقی ہے جب جنگ کا ہرجانہ اور سلطنت کی ضعیفی و بے انتظامی و خزانہ کی کمی جسپر لشکر کا دارمدار ہے اور نیز پست حالی و مصیبت جو اس لڑائی میں پڑی شمار میں لائی جاوے تو وہ مصالح جو اس تل چھٹ میں پڑا ہوا ہے ناظرین پر روشن ہوجاویگا۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کی چکی آہستہ آہستہ چلتی ہے مگر نہایت مہین پیستی ہے +

دوسری بات جسکا گمان ہمنے کیا یہہ تھی کہ اگرچہ روس اس لڑائی میں کچھ خودغرضی بھی رکھتے ہونگے مگر ایسے وحشی نہیں جیسا کہ ترکوں کے محب ہمیشہ بتلاتے رہے- شرائط مذکورہ پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہے کہ روس نے اس لڑائی میں اپنے مظلوم عیسائی بھائیوں کی بہتری و بہبودی چاہئے نہ کہ خواہ مخواہ اُن کے ملک کو ضبط کرکے اپنے ملک میں شامل کریں جیسا کہ وے تمام تہمتیں جو کہ روسی سپاہیوں پر لگائی جاتی تھیں بالکل جھوٹی نکلیں ویسی ہی یہہ خودغرضی کی تہمت جو زار روس پر لگائی بے اصل نکلی +

اگر اس لڑائی میں ترک فتحمند ہوتے تو کیا وے روسیوں پر اسقدر رحم کرتے۔ ہرگز نہیں۔ جس حال کہ اس لڑائی میں ترک اپنے ہی سپاہیوں پر رحم کرنا نہیں جانتے تھے تو مخالفوں پر رحم کرنا کس سے سیکھتے +

جس حال رومی و روسی ایک ہی قوم کے ہیں تو یہہ کیونکر ہوا کہ ایک مہذب و رحمدل ہو اور دوسرا نیم وحشی اور ظالم ہمیں یقین ہے کہ اسبات کا بھید دو اسموں پر غور کرنے سے ظاہر ہوسکتا ہے یعنے مسیح و محمد +

غزل تازہ

رخِ عیسیٰ کا میسّر جو نظارا ہوجائے
چاندسے بڑھکے میری آنکھ کا تارا ہوجائے
گر کہیں کشتۂ عیسیٰ پہ گذارا ہوجائے
ساحل درد مصیبت سے کنارا ہوجائے
بارشِ ابرِ کرم گر وہ گلستاں میں کرے
رنگ گل لاکھی ہو ہر پھول ہزارا ہوجائے
صفتِ حضرتِ عیسیٰ میں جو مضموں ہوں نظم
اپنا اقلیم معانی میں اجارا ہوجائے
بوئے گیسوئے مسیحا جو ہوا میں پھیلے
سارا بیقدر ابھی عنبر سارا ہوجائے
جستجو اور تجسّس سے فراغت پاؤں
جاگزیں دل میں میرے گر وہ دلارا ہوجائے
کب سے بندہ ہے ترا منتظر چشم کرم
یا خدا چشم ترحم سے اشارا ہوجائے

بقیہ محمدیوں کا یہہ دعویٰ کہ کتب مقدسہ یہودیوں اور مسیحیوں کے ہاتھوں بدلگئی ہیں سو بالکل بیدلیل اور باطل ہے

الغرض توراۃ کا عمدہ مسئلہ یہی ہے کہ انسان کی نجات مقرر وقت پر کفارہ اور خون بہانیکے وسیلہ پوری ہووے اور انجیل کا بھی بڑا مسئلہ یہی ہے کہ انسان کی نجات کفارہ اور خون بہانے کے وسیلہ سے پوری ہوگئی ہے +

ناظرین محمدی کو پھر بغور دیکھنا چاہئے کہ یسوع مسیح کے آسمان پر جانے کی تاریخ سے ہجری سنہ تک جو قریب ۶۰۰ برس کے ہوئے ہیں بہت سے عالم مسیحی ہوئے جنکی تحریرات محفوظ ہوکر آجکے دن تک موجود ہیں۔ اُن نوشتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس عرصہ میں مسیحی کلیسیا* کا ایمان ایسا ہی تھا جیسا آجکے دن ہے اور دیکھو قرآن بھی اِس بات کی سچائی پر صاف صاف گواہی دیتا ہے۔ لہذا صرف اگلے مسیحیوں کے نوشتوں سے نہیں بلکہ محمد کی گواہی سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کے وقت سے ہجرت کے زمانہ تک مسیحی کلیسیا کے مسایل ایسے ہی تھے جیسے اب ہیں۔ تمام اُن مصنفوں کے نام یہاں لکھنا ممکن نہیں کیونکہ اِس مضمون میں گنجائش بالکل نہیں اس لئے ہم اُن میں سے بعضوں کے ذکر کرنے پر اکتفا کرینگے۔ پہلا اُن میں سے برنباس ہے جو پولوس حواری کا رفیق اور ہم وعظ بھی تھا

* یاد رکھنا چاہئے کہ کلیسیا سے مراد مسیحی امت ہے۔

جسکے نوشتوں میں سے ایک خط آج کے دن تک باقی ہے۔ دوسرا ہرماس جسکا نام رومیوں کے خط میں پولوس حواری نے لکھا ہے۔ تیسرا اگنیشیوس جس کے حواریوں کے زمانہ میں زندہ رہنے کے سبب اغلب ہے کہ اُس نے اُنکو دیکھا ہوا اور اُنسے ہمکلام بھی ہوا ہو اُس کی شہرت سنہ ۷۰ء میں ہوئی۔ چوتھا کلیمنٹ جسکا نام بھی فلپیوں کے خط میں پولوس حواری نے لکھا ہے اُسکی شہرت سنہ ۹۶ء میں ہوئی۔ پانچواں پالیکارپ جو حواری یوحنا کا مرید بھی تھا اُسکی شہرت سنہ ۱۰۸ء میں ہوئی۔ چھٹا پیپیاس جو یوحنا حواری کے وعظ کا سننیوالا اور پالیکارپ کا رفیق تھا جسکی شہرت کی تاریخ سنہ ۱۱۶ء میں ہوئی۔ ساتواں جسٹن شہید جو پیپیاس کے بعد ۳۴ برس کے یعنے سنہ ۱۵۰ء میں مشہور ہوا۔ آٹھواں ہجیسپوس جو جسٹن شہید سے تیس ۳۰ برس پیچھے یعنے سنہ ۱۸۰ء میں مشہور ہوا۔ نواں ایرنیوس جو پالیکارپ کا مرید تھا وہ دوسری صدی کے آخر میں مشہور ہوا۔

دسواں شہر اسکندریہ کا کلیمنٹ جو ایرنیوس کے پیچھے سولہ ۱۶ برس کے مشہور ہوا۔ ان مشہور مصنفوں کے سوا دوسروں کا ذکر ہم نہ کر کے اتنا کہینگے کہ اُن سب کی تحریروں سے ثابت ہو سکتا ہے کہ یہ مسایل یعنے تثلیث در توحید ذات الٰہی کی اور الوہیت اور ابنیت مسیح کی اور انسان کی نجات کی راہ قربانی اور خون بہانے سے جیسا کہ اب مسیحی کلیسیا مانتی ہے ویسا ہی اُن دنوں کی کلیسیا بھی حق جانتی تھی۔ بہر حال اُن اگلے مسیحی مصنفوں کی تحریروں سے درگذر کر کے اب ہم ناظرین کو ایک اور بات سے آگاہ کرتے ہیں یعنے سنہ ۳۲۵ء میں ایک بھاری مجلس جس میں مسیحی کلیسیا کے ۳۱۰ بشپ حاضر تھے شہر نیس میں جمع تھی تاکہ ایریوس نام ایک بدعتی شخص کو جو مسیح کی اُلوہیت کا منکر تھا علانیہ رسوا کرے۔ اُس مجلس نے ایک عمدہ نوشتے میں جو شہر نیس کا اعتقاد نامہ کہلاتا ہے مسیحی کلیسیا کا ایمان صاف صاف لکھدیا۔ اور یہہ اعتقاد نامہ سنہ ۳۸۱ء میں دوسری بھاری مجلس میں جو شہر قسطنطنیہ میں جمع ہوئی تھی اور جس میں کلیسیا کے ۱۵۰ بشپ اکٹھے ہوئے تھے پھر قرار پایا۔ اِس کے سوا یہہ اعتقاد نامہ تیسری بھاری مجلس میں بھی جو شہر افسوس میں سنہ ۴۳۱ء میں جمع ہوئی تھی پھر قایم اور مضبوط ہو گیا۔ پس دیکھو کہ یہہ اعتقاد نامہ جیسا کہ مسیحی کلیسیا کے اگلے بزرگوں نے لکھا سو آجکے دن بھی بڑی صفائی سے مسیحی کلیسیا کا ایمان بتلاتا ہے بلکہ انگلستان کی کلیسیا کی جدی جدی جماعتوں میں اتوار کے دن عام عبادت کے وقت پڑھا جاتا ہے۔ پس ثابت ہو چکا کہ مسیحی کلیسیا کا ایمان جیسا مسیح کے آسمان پر جانے کے وقت تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔ قرآن بھی کئی ایک آیتوں میں اِس بات کی گواہی دیتا ہے چنانچہ سورہ نسا کی آیت ۱۶۹ میں یوں لکھا ہے یا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ (یعنے اے کتاب والو اپنے دین میں مبالغہ مت کرو اور خدا کی بابت حق بات کے سوا مت بولو یقیناً عیسیٰ مسیح مریم کا بیٹا خدا کا رسول اور اُسکا کلام ہے جسکو مریم کی طرف پہنچایا اور اُسکی (خدا کی) روح ہے پس تم خدا پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور مت کہو کہ تین (خدا ہیں اِس بات) سے باز رہو کہ یہہ تمہارے لئے بہتر ہو تحقیق کہ خدا ایک ہے وہ اِس بات سے پاک ہے کہ اُسکو بیٹا ہووے)۔

باقی آیندہ

مراسلات

عشرہ محرم کا اسپیچ

صاحب ایڈیٹر نورافشاں سلامت +

تسلیم۔ مضمون مندرجہ ذیل کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہہ دیکر اِس دورافتادہ کو اپنا ممنون ومشکور فرمائیگا + وہو ہذا

اے رعیان و باشندگان اہل ہند آپ لوگوں پر واضح ہو کہ میں ہر محرم کی پہلی تاریخ کو ساتھ صدی سے پیدا ہوا کرتا ہوں اور دسویں تاریخ کی شام کو مجھپر اِسطرح کی بیماری طاری ہوتی ہے کہ جسکے باعث فوراً اِس عالم فانی سے رحلت کر کے ایک گمنام جائے پر انتقال کر جاتا ہوں +

میری قدر میرا مرتبہ میری منزلت دو سو صدی تک کم حقہ نہ ہوئی۔ کیونکہ اُن محقق لوگوں میں وہ ہاشمی جوش باقی تھا جو ریگستان کے ناخدا سے پیدا ہوا تھا اور وہ اسمٰعیل ہڈیں قایم نہیں جو ابراہیم کے خون سے بنی تھیں۔ وہ فرقہ بجز خدائے واحد کے اور کسیکی پرستش نکرتا تھا مگر افسوس کہ وہ آزاد اور تنومند فرقہ کی نسل نے ہمالیہ کی اونچی چوٹیسے تجاوز کر کے ہندوستان میں سکونت کی بنیاد ڈالی۔ اُس روز سے وہ محبت جو ہادی عرب کے وسیلہ سے خدائے واحد اور اُس فرقہ کے درمیان میں قایم ہوئی تھی باقی نرہی شدہ شدہ اب تو یہاں تک نوبت پہونچگئی ہے کہ مجھے بانس کی لکڑیوں اور طلائی اور نقرئی کاغذوں سے روضہ کی شباہت پر بناتے ہیں اونکال گرم جوشی

اور اختلاط سے میری پرستش کیا کرتے ہیں۔ آپ لوگ سچ جانوں کہ ان لوگوں کی ایسی بدروشیں مجھپر سخت ناگوار گذرتی ہیں +

ہرچند کہ وہ صاحب میری پرستش کے مانع ہوتے ہیں جنہوں کے دلوں میں خدائے واحد کی پرستش کا بیج بویا گیا ہے۔ مگر افسوس کہ انکی نفیس اور پاکیزہ ہدایتیں جہالت کے فرزندوں کے پاؤں تلے روندی جاتی ہیں۔ وہ کمبخت اپنے بد جذبوں اور برے خیالوں کے پیچھے اسطرح سے چلتے ہیں کہ جیسے کوئی آقا کے پیچھے خادم +

یعنے بدعت کے موکل اور سچائی کے دشمن بھانک آوارہ اور سرگشتہ ہوگئے ہیں کہ مجھسے مرادیں مانگتے ہیں اور خدائے واحد کو میرے ہاتھ رشوتیں بھیجتے ہیں کوئی کچھ بھیجتا ہے کوئی ملیدہ اور کوئی شربت۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا نہ انکی کچھڑ کا نہ ملیدکا بھوکھا ہے نہ شربت کا پیاسا۔ اس وقت مجھے کبیر کے نام کو یاد کرنا نہایت زیبا ہے جس نے خدا کی مرضی اس بھجن میں کمال سنجیدگی کے ساتھ اشکارا کی ہے +

بھجن

میر گروجی میرا جب چلا میں کیسی پوجا بھر لاؤں۔

کیوڑا لاؤں وہ بھی نہیں ہے جھوٹا۔ کیونکہ سانپ نے بلایو۔ میر گروجی ہر جب۔

بھوجن لاؤں وہ بھی نہیں ہے جھوٹا۔ کیونکہ مکھی نے بلایو۔ میر گروجی۔

دودھ لاؤں وہ بھی نہیں ہے جھوٹا۔ کیونکہ بچھڑے نے بلایو۔ ایضاً

چنبا لاؤں وہ بھی نہیں ہے جھوٹا۔ کیونکہ بھنبری نے بلایو ایضاً

کہت کبیر سن بھائی سادھو میں تو بھادی کی پوجا لاؤں ایضاً

اگر میری حالت پر دوا غور کرینگے تو بلا سوچ معلوم ہوجائیگا کہ میں یہہ حوصلہ نہیں رکھتا کہ مجھسے مرادیں مانگی جاویں کیونکہ میں انہیں کاریگروں (جاہلوں) کی کاریگری سے ایک صنعت ہوں کہ بجز ان کے اُٹھائے کے اُٹھ نہیں سکتا نہ ان کے بٹھائے سے بیٹھ سکتا۔ علاوہ اُسکے نہ مجھ میں دیکھنے کی طاقت نہ سننے کی طاقت نہ سوچنے کی طاقت نہ چھونے کی طاقت نہ چلنے کی طاقت غرض کہ میری تمام جزویات ایک ایسی بے جان چیز مثل مردہ کے ہیں کہ دنیوی امورات کے انصرام بغیر روحانی امورات میں میرا استعمال نہیں ہوسکتا۔ ہاں یہہ ممکن ہے کہ مجھے دیکھ کے میرے صانع کو (خدا کو) پہچان سکتے ہو۔ جس سے اُسکی رنگارنگی حکمت اور حیرت افزا دانائی ظاہر ہوتی ہے۔ (کیونکہ اگر خدائے پاک اُن کو عقل کا مادہ عطا نہ کرتا تو یہہ کیونکر ممکن تھا کہ مجھے خوشنما شکل پر بنا سکتے) کوئی صاحب اس مختصر تقریر سے یہہ خیال نہ فرمائیں کہ میں خدا کا نائب یا وزیر ہوں بلکہ میرا اصل مدعا یہہ ہے کہ جس واجب الوجود نے اس مخلوقات کو بغیر مادہ کے پیدا کیا جو اسکی گوناگون صنعتوں سے لامحالہ اسکی ہستی اسکی قدرت اور اُسکے رحم کی گواہی دے رہی ہے۔ اُسکی صنعتوں کو دیکھو اور اسکو پہچانو۔ اسکی ستایش کرو اور اُسی سے دعا مانگو۔ کیونکہ وہ اپنے لوگوں کی دعائیں سنتا ہے اور ان کی مناجاتوں کے جواب دیتا ہے +

کاشکے وہ نادان فرقہ اپنے محسن (خدا) کے احسانوں کو یاد کرے کہ جس نے باوجود برگشتگی بنی آدم کو اشرف المخلوقات بنایا۔ کیا خوب ہو کہ یہہ لوگ مجھے اپنا محکوم سمجھ کے اپنے محسن (خدا) کی عدول حکمی نہ کریں اور اُس کے ممنون و مشکور رہیں +

افسوس کہ یہہ تقریر تمام نہ ہوا تھا اور شام کے سات بجے اسقدر تند ہوا چلی کہ جس کے باعث تابوت کو لرزہ آگیا ایسی پریشان حالت دیکھکے اسکے معتقد زور سے رونے چلانے اور چھاتی پیٹنے لگے۔ بایں وجہہ لرزہ اور زیادہ طاری ہوگیا۔ باوجود ایسی حالت کے بھی حضرت تابوت نے فرمایا کہ اے نادانوں تم کیوں روتے ہو۔ میرے فراق میں تمہاری مانند بہت لوگ روتے روتے مرگئے اور بہت مرجائینگے۔ پر تم خاطر جمع رکھو میں ہر سال اُس زمانہ تک پیدا ہوا کرونگا جب تک کہ تہذیب کی روشنی ٹھیک ٹھیک جلوہ گر نہوگی۔ اتنا کہتے ہی حضرت تابوت سرد ہوگئے + فقط

راقم

ایک من مقام اندا پور ضلع پونہ

خط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں +

تسلیم۔ مضمون ذیل ارسال خدمت ہے۔ بشرط پسند کسی گوشہ میں جگہہ دیکر بندے کو ممنون احسان کیجے +

راقم گنہگار

اور وہ یہہ ہے۔

انسان کا غم

جب خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے انسان کو بنایا۔ تو حضرت آدم نہایت شاداں و خوش تھے۔ باغ کی سیر کرتے بلبل ہزار داستان کی غزلیں سنتے (الٰہی خوشی دیوں کہیں تو اچھا ہوگا) حقیقی ابدی خوشی کے بیچ میں تھے۔ کسی طرح کے غم و الم کو جگہہ نہ تھی۔ گویا خوشی مجسم تھے۔ اُس وقت تک کہ پھل کے کھانے سے قصوروار ٹھہرے اور باغ عدن سے نکالے گئے بالکل بے پرواہ تھے۔ اسوقت اگر خیال کیا جائے کہ حضرت آدم کو باغ سے نکلنے کا کسقدر غم ہوا ہوگا

تو کیا ممکن ہی کہ اسوقت کا غم خیال میں آسکے۔ ہرگز نہیں۔ اسوقت غم کا وجود اسدنیا میں ہوا جسکا اثر آجتک بنی آدم پر ہی۔ چونکہ گناہ کے ذریعہ آدم کو غم ہوا اور آدم کی اولاد بھی جو گناہ میں مبتلا ہی اس لئے کوئی انسان خالی نہیں جسکو کبھی کسیطرح کا غم نہ ہوا ہو۔ خواہ وہ شاہ ہو خواہ فقیر خواہ دولتمند ہو خواہ غریب اس میراث میں ہرایک شریک ہی۔ البتہ اگر کوئی دعوی کرے کہ مجھے کبھی غم نہیں ہوا۔ توساتھ اُسکے اسکو یہہ بھی کہنا پڑیگا کہ میں انسان کی نسل سے نہیں ہوں۔ اس حالتمیں غم سے مستثنی ہوسکتا ہی✣ غم انسان کو کئی طرح پر ہوسکتا ہی۔ مثلاً کوئی شخص لاولد ہو وہ غم کی لہر میں غوطہ مارتا رہتا ہی کبھی کوئی ایسے شخص کو ہمیشہ خوش نہ دیکھیگا۔ مفلسی کی حالت بھی غم میں غوطہ زن رہتی ہی۔ دوست کی جدائی معشوق کی بے پروائی کا الم بھی مشہور ہی✣

فراق میں یہہ غم بحساب ہی دلکو
کہ زندگی کیطرف سے جواب ہی مجھکو

غرض کہ ایسے ایسے سیکڑوں غم امیر غریب کو ہوتے ہیں۔ بعض تو انسے خلاصی پاتے ہیں اور بعض انہی غموں میں دایم المرض ہوکر آخر عدم کا رستہ لیتے ہیں۔ ایک اور غم ہی جو ہرایک بنی آدم کو کرنا چاہیے لیکن ہرایک کو نہیں سوجھتا۔ جس طرحسے غم ہجر سے ہی اسی طرحسے گناہ بھی ذاتی ہی۔ جس کے وسیلہ سے غم نے دنیا میں ظہور پکڑا۔ سوا اُسکے جو اُس قادر مطلق حي القیوم کے سنگھ میں کوئی انسان نہ ہوگا جو اپنے آپ کو گنہگار نہ ٹھہراے۔ سو سبھوں کو گناہ کے لئے غم کھانا فرض ہی۔ مگر بہت تھوڑے ہیں۔ جو اپنی خطاؤں کے لئے غم کھاتے ہیں۔ غم تو برکنار گناہ کرنے سے خوش ہوتے ہیں۔ اور کرنیوالوں کو دوست جانتے ہیں۔ طرفہ یہہ ہی کہ ایسے لوگ جرات کو بدست اور طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا اکثر ہندو۔ بعض محمدی۔ کئی ایک عیسائی پھر بھی لوگوں کے دکھانے کو خدا کے گھروں میں جا قدم دھرتے ہیں۔ اور رسمی صورت بناکر اپنے کو دیندار بتلاتے ہیں۔ لیکن جانتے نہیں کہ

نماز ظاہری سے ہی بھلا کچھہ فایدہ ہوتا
خدا کے گھر میں بیجا خلل ہی اہل ریا دیتے

اس سے تو یہی بہتر تھا کہ مکار نہ بنتے۔ جب خدا سے نہ ڈرے تو انسان سے ڈرنے کا کیا فایدہ✣ میرے ایک دوست نے ایک دفعہ مجھہ سے کہا کہ اگر میرا دل شرارت کرنے کو چاہے تو میں کبھی کسی انسان سے نہ ڈروں کیونکہ جب خدا سے نہ ڈرے تو انسان ہمارا کیا کرسکتا ہی۔ نہیں معلوم ایسوں کا کیا حال ہوگا کس بلا یا مصیبت میں گرفتار ہونگے۔ مبارک وہ انسان جو گناہ سے پرہیز کرتا ہی اور اُن کے لئے غم کرتا چھاتی پیٹا روتا اور روزہ رکھتا ہی اور ہمیشہ اپنے دل سے بھی آہ نکالتا ہی کہ ہائے میں کیا کروں جو گناہ سے نجات پاؤں۔ اُس کے لئے میرے منجی خداوند مسیح کی یہہ مبارک صدا کافی ہی کہ ای تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجہ سے دبے ہو میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا۔ کیونکہ میرا جوا ہلکا اور ملایم ہی✣

اکل وشرب اہل کتاب سے جایز ہی

ہمارے ایک مہربان باخبر اور صاحب علم محمدی نے مضمون ذیل برائے اندراج اخبار نورافشاں ارسال کیا ہی سو ہم بجنسہٖ درج کرتے ہیں امید ہی کہ ناظرین اخبار اسکو غور سے مطالعہ فرماوینگے اور نتیجہ نکالینگے

صحیح ترمذی کتاب الاطعمہ ۲ جلد صفحہ ۲ عن ابی ثعلبۃ قال سئل رسول اللہ عن قدور المجوس قال انقوھا غسلًا واطبخوا فیھا ۔ عن ثعلبۃ الخشنی انہ قال یارسول اللہ انا بارض اہل کتاب فنطبخ فی قدورھم ونشرب فی آنیتھم فقال رسول اللہ ان لم تجدوا غیرھا فارحضوھا بالماء سنن ابو داؤد ۲ جلد صفحہ ۱۸ باب الاطعمہ عن جابر قال کنا نغزو مع رسول اللہ فنصیب من آنیۃ المشرکین واسقیتھم فنستمتع بھا فلا یعیب ذالک علیھم ۔ عن ابی ثعلبۃ الخشنی انہ سئال رسول اللہ قال انا نجاور اہل الکتاب وھم یطبخون فی قدورھم الخنزیر ویشربون فی آنیتھم الخمر فقال رسول اللہ ان وجدتم غیرھا فکلوا واشربوا فیھا وان لم تجدوا غیرھا فارحضوھا بالماء وکلوا واشربوا ۔ احادیث مذکورہ سے صاف ظاہر ہی کہ اکل وشرب وظروف اہل کتاب استعمال میں کہ خوک وشراب نہو بے تردد جایز ہوا ہی✣

تحقیق معنے لغت طعام ومحاورہ عرب۔

سورہ دہر ویطعمون الطعام سے یہاں پر نان پختہ مراد ہی باجماع مفسرین اور لفظ طعام کے آیات ذیل میں وارد ہی کہ جس سے غذاء انسانی مراد ہی اور عرف میں بھی ایسا ہی استعمال ہی مثلاً طعام شبینہ وطعام دودہ فتہ وطعام ولیمہ وطعام پس خوردہ✣

سورہ مائدہ۔ او کفارۃ طعام مسکین۔

سورہ دخان۔ طعام الاثیم۔

سورہ بقر۔ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین۔

سورہ حاقہ۔ ولا یحض علی طعام المسکین۔

سورہ بقر - واذ قال یاموسی لن نصبر علی طعام واحد فادع لنا ربک یخرج لنا مما تنبت الارض -

سورہ احزاب - یا ایھا الذین آمنو لا تدخلو بیوت النبی الا ان یوذن لکم الی طعام غیر ناظرین -

سورہ آل عمران - کل الطعام کان حلا لبنی اسرائیل الا ما حرم اسرائیل علی نفسہ -

سورہ احزاب - فلینظر ایھا ازکی طعاما فلیاتکم برزق منہ -

سورہ مزمل - وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما -

مائدہ - کانا یاکلان الطعام -

انبیاء - وما جعلناھم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین -

سورہ فرقان - وقالو مال ھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق -

ایضاً - لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق -

مائدہ - احل لکم صید البحر وطعامہ متاعا لکم -

حاقہ - ولا طعام الا من غسلین -

ماعون - ولا یحض علی طعام المسکین -

بقر - فانظر الی طعامک وشرابک -

یہہ آیات دلالت کرتی ہیں کہ طعام بمعنے کھانا مراد ہے نہ کہ اشیا خشک مثل گندم وغیرہ +

صراح لغت طعام بالفتح خوردنی گندم طعم بالفتح مزہ واشتہائے طعام طعم بالضم چشیدن المطعم ای اکلتم ومن لم یطعمہ ای لم یذقہ استطعام طعام خواستن الطعام خورانیدن الطعام مزہ گرفتن رجل مطعم بکسر العین شدید الاکل مطعام بالکسر بسیار طعام دہندہ بحر الجواہر لغت طعم اکل خوردن قاموس وصحاح جوہری ونہایہ ابن اثیر وکشاف ومجمع البحرین ومجمع البیان میں طعام عام معنے میں استعمال ہوا ہے خشک ہو یا تر پختہ یا خام مذبوح یا غیر مذبوح زندہ یا مردہ سب اُن اشیا پر جسکو عرف میں کھانا کہیں اور ہر انسان اُسے کھاتا ہو یعنے غذا معتاد +

سورہ مائدہ لا تاکلو مما لم یذکر اسم اللہ علیہ سے ذبائح مسلم واہل کتاب بسبب قید اسم اللہ کے مستثنیٰ ومفید ہوگیا اور ذبائح مسلم یا اہل کتاب جسپر نام اللہ کا نہ پکارا گیا حرام ہوا پھر دوسری آیت طعام الذین اوتو الکتاب حل لکم وطعامکم حل لہم متعلق ذبائح سے مختص ہوا مگر نزول ایک حکم کی دو آیت بیفایدہ وبیضرورت ہے تفسیر کبیر ۲ جلد میں یہہ لکھا ہے کہ بوجہ صدارت واتصال ماقبل آیہ صید و ذبائح کی بقرینہ غالب ذبائح اہل کتاب مراد ہے اور قول ثانی یہہ کہ جمیع اقسام اطعمہ واغذیہ مراد ہے راقم کہتا ہے کہ ترتیب آیات کی جیسا کہ موافق تنزیل کے ونہ ترتیب سیاق پر آیات مترتب ہیں پس قرینہ ماقبل آیہ بے دلیل ہے تفسیر نیشاپوری لان ماسوی الصید والذبائح محللۃ قبل ان کانت لاھل الکتاب وبعد ان صارت لھم فلا یبقی لتخصیصھا باھل الکتاب فائدۃ مفسر مذکور کہتے ہیں کہ قید ذبائح کی اس لئے ہوئی کہ شرط اسم اللہ کی ہے والا سب طعام اہل کتاب حلال ہیں باقی آیندہ

اخبارات ملکی وولایتی

کلکتہ نام گزٹ سے صاحب انگلشمین کو از روئے خبر ماسکو کے معلوم ہوا کہ فوج روس نے مقام ایشیائے کوچک میں جو فتوحات حاصل کیں اُنکا یہہ نتیجہ ہوا کہ سلطنت ترکی کی سات سو ضرب توپ و ایک کروڑ چالیس لاکھ روبل کا میگزین وسامان خوراک ہاتھ آیا اور قبل از مفتوح پلیونا سپاہیان وافسران ترکی حسب ذیل فوج روس نے قید کرلئے +

قلعہ اردہان		سات ہزار
جنگلی احمد		تین سو
زندیکان		پانسو
یغنی		آٹھ سو
الاجاداغ		سات ہزار
قلعہ قرص		بارہ ہزار
قلعہ نکوپولس	یورپ میں	سات ہزار پانسو

کوہ بلکان ۵۰۰ - پلیونا ۴۰۰۰۰ - اس حساب میں دو پاشا اور پانسو افسر شامل ہیں + از وکیل ہندوستان

جو مدے وغیرہ پچھلے چند مہینوں میں خاک قسطنطنیہ کی حفاظت کے واسطے خشکی طرف بنائے گئے ہیں چونکہ اُن کی نسبت کوئی صحیح اطلاع حاصل نہیں ہوئی ہے اسوجہ سے اُنکی پرانی فصیلوں کا کسقدر بیان غالباً ہمارے اخبار کے پڑھنے والوں کے نزدیک دلچسپ ہوگا یہہ فصیلیں تین دیواروں سے مرکب ہیں جو اینٹ اور پتھر کی بنی ہوئی ہیں اور ہر ایک فصیل دوسری فصیل سے قریب اٹھارہ فٹ کے فاصلہ پر ہے اور ہر ایک کے آگے خندق پچیس فٹ چوڑی ہے مدت ہوئی کہ بیرونی فصیل کسی کام کی نہیں رہی ہے اور جو خندق اُس کے روبرو ہے اُس میں ترکاری وغیرہ کے باغ لگائے گئے ہیں مگر یہہ یقین کیا جاتا ہے کہ دو اندرونی فصیلیں جن میں سے ایک بارہ فٹ اور دوسری اٹھارہ فٹ بلند ہے بخوبی درست ہیں اور اُنپر مدور اور مربع یا ہشت پہلو برج پچاس پچاس فٹ کے فاصلہ پر بنے ہوئے ہیں اور ہر ایک سرے پر ایک قلعہ ہے اور جو قلعہ بحیرہ مارمورا کے قریب ہے وہ بدرجہا وسط



درست ہو دیواروں کا کل دور معہ اُن دیواروں کے جو سمندر کی جانب ہیں تیرہ میل ہو +

فرانسیسوں نے ایک نئی بات ایجاد کی ہو یعنے وہ جانوروں کے پروں سے کپڑا بناتے ہیں کہتے ہیں کہ یہہ کپڑا اگلی بہ نسبت زیادہ سبک اور گرم ہوتا ہو اور اُسپر فوراً رنگ چڑھ جاتا ہو اور پانی اُس میں اثر نہیں کرتا اس کپڑے کے بنانے میں ہر قسم کے پرند کا پر کام آسکتا ہو +

کشمیر میں سخت برف پڑی ہو اور بے وقت بارش ہوئی ہو اس کے واسطے فصل کو نہایت نقصان پہونچا خبر ہو کہ یارقند کا راستہ تجارت کھل گیا ہو +

امسال ہر جگہہ برف کثرت سے گری ہو +

حضور ویسراے و گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل حکم جاری فرمایا ہو کہ آئندہ کے لئے بجاے ایک سو ایک توپ قیصری سلامی کے (جو محض واسطے ذات علیا حضرت قیصر ہند کے مقرر ہو) اور موقعوں اور درباروں پر صرف ۳۱ ضرب توپ کی سلامی قیصری ہوا کرے اور بموجب اِس کے تمام گورنمنٹوں کو ہدایت کی گئی ہو +

انگلستان کے فوجی جہاز جو بحیرہ شام میں ہیں اُن کے کمانڈر کو حکم ہوا ہو کہ مقام گیلی پولی کی حفاظت کرے۔ اور اگر روسی بڑھتے آویں تو مالٹا کی فوج منگوا لے +

حضور لفٹنٹ گورنر یکم فروری کو اٹک سے روانہ ہونگے اور نوشہرہ میں دوسری تاریخ تار و میں چوتھی اور پشاور میں پانچویں تاریخ کو پہونچ جائینگے +

میجر سینڈیمن جو گورنمنٹ ہند کیطرف سے قلعہ میں تھے رخصت پر ولایت تشریف لے گئے ہیں +

دکھن ہرلڈ لکھتا ہو کہ پونا کے تعلیم یافتہ لوگوں کو تعلیم کی قدر کرنی چاہئے۔ وہ جلسے کرتے ہیں سپیچ تیار کرتے ہیں۔ گورنمنٹ سے آزادی اور برابری کی درخواست کرتے ہیں۔ لیکن ان تعلیم یافتوں کے گھروں میں جاکر دیکھیں تو اُن کی اپنی عورتیں تنگ و تاریک مکان میں قید ہیں۔ نہ گھر میں اسباب ہو نہ آرام ہو۔ ہمارے دوستوں کو جان لینا ضرور چاہئے کہ وہ جبتک اپنی عورتوں کو تعلیم نہیں دینگے تب تک وہ معزز اور اشراف نہیں بن سکتے +

بی۔ اے امتحان کا نتیجہ نکل آیا ہو لاہور کالج سے دو طالب علم درجہ سوم میں پاس ہوئے ہیں ایک تیارام دوسرا کالی کرشن +

شملہ الائنس بنک نے اپنی ایک شاخ لاہور میں قایم کی ہو +

کلکتہ میں راگ سکھلانے کا ایک مدرسہ ہو جہاں تمام قسم کے دیسی راگ سکھلائے جاتے ہیں۔ طالب علموں نے طبلا اور ستار میں بہت ترقی کی ہو +

زار روس جب سینٹ پیٹرزبرگ میں واپس گئے تو اس تقریب پر اسجگہہ کی میونسپل کمیٹی نے حضور ممدوح کو مبارکباد دیکا ایڈرس دیا جسکے جواب میں زار نے فرمایا جنٹلمین میں آپ کی ہمدردی کا مشکور ہوں میں خوش ہوں کہ آپکے پاس واپس آگیا ہوں۔ اپنے لڑکوں کے ساتھ پلیونا پر فتح پائی ہمنے بہت کچھہ کر لیا ہو اور بہت کچھہ باقی ہو۔ خدا ہماری مدد کرے کہ ہم اپنے پاک عزم کو پورا کریں +

مدراس قحط کے فنڈ میں تمام جگہہ سے جو چندہ آیا تھا۔ اُسکی تعداد اسی لاکھہ ہو +

ہندوستانیوں کے واسطے ایک علیحدہ ہوٹل قایم کرنے کی تجویز ہوئی ہو +

یعنے بعض عہدے خاص ہندوؤں کے واسطے مخصوص کئے گئے ہیں +

خبر مشہور ہو کہ امیر کابل اپنی فوج قندہار کی طرف بھیج رہے ہیں۔ روسی وکیل برابر کابل میں آتے جاتے رہتے ہیں +

ریاست سوکیت کا فساد رام وتامل وزیر کے باعث بیان کیا جاتا ہو رام وتامل صاحب کا وزیر اعظم ہو جانا رعایا کو ناگوار گذرا ہو چند راجہ صاحب کے پاس واویلا ہوا لیکن کچھہ شنوائی نہ ہوئی آخر لوگوں نے ایک بلوا کیا +

فرینڈ آف انڈیا رقمطراز ہو کہ مہم جواکی خطرناک حالت میں ہو۔ ادہر زکّی خیل جواکیوں کے ساتھہ شامل ہوگئے ہیں۔ اُدہر جواکی صلح کی درخواست کرتے ہیں۔ ہماری فوج سارے جواکیوں کے ملک میں پھر نکلی ہو اور سارے ملک کی پیمایش ہوگئی ہو لیکن جواکیوں نے کوئی اطاعت ابھی قبول نہیں کی اور زکّی خیل کے شامل ہونے سے فساد زیادہ ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہو +

قسطنطنیہ۔ یکم فروری۔ روسی فوج قسطنطنیہ کی طرف نہایت مضبوطی سے تین طرف سے بڑھتی آتی ہو +

سینٹ پیٹرزبرگ۔ یکم فروری ۱۸۷۸ء گورنمنٹ نے آبنائے ٹاور ڈنیلز کی شرائط کو پوشیدہ رکھا ہو اور یہہ کہا کہ اسکا تصفیہ یورپ کی طاقتوں کے روبرو کیا جاویگا +

لنڈن۔ یکم فروری۔ ٹائمز کو بذریعہ تار کے یہہ خبر موصول ہوئی کہ اہالیان یونان چیمبر نے ایک تجویز

گورنمنٹ کے بھروسہ پر ٹرکی کی لڑائی کی نسبت منظور کی۔ چیف سیکرٹری آئرلینڈ سر مائیکل ہیکس بیچ صاحب لارڈ کارنوالصاحب کی جگہہ پر کیمپ میں مقرر ہوئے۔ دیوان عام میں ایک ممبر نے سوال کا جواب دیکر کہا کہ رومی وکیل مقیم لنڈن کو سلطنت عثمانیہ سے بذریعہ تار کے یہہ خبر آئی ہے کہ شرایط صلح اور مہلت جنگ پر ۱۳ تاریخ فروری کو مقام ایڈریانوپل میں ہونگے +

ایتھنس ۔ ۲ فروری۔ ۱۲ ہزار فوج یونان ٹرکی اور یونان کے سرحدی اضلاع پر قبضہ کرنیکے واسطے کل روانہ ہوگی فوج یونان نے صوبہ ابو قرس۔ میسوڈونیا و تھسلی پر قبضہ کرنیکا ارادہ کیا ہے تاکہ مسلمان رعیت عیسائیوں کے ان صوبجات میں خونریزی نکرے۔ اہالیان چیمبر یونان نے ۳ لاکھ پونڈ لڑائی کے واسطے منظور کیا +

لنڈن ۔ ۲ فروری۔ دیوان عام میں زاید سامان حرب وغیرہ کی تجویز پر مباحثہ ہوا کوجن اور لو صاحب نے لبرل پارٹی کی تجویز کی تردید کی۔ سر ہکسن صاحب نے کہا کہ ۶ لاکھ پونڈ زاید خرچ کے واسطے منظور ہونا چاہئے یہہ تجویز پیر کے روز پھر پیش ہوگی +

روس نے اسٹریا کی تجویز پر اتفاق کیا اور کہا کہ ایک کنفرنس یورپ کی طاقتوں کی منعقد ہوکر تصفیہ ہوجائیگا۔ روم اور روس کی صلح کی شرایط پر دستخط ہوگئے +

قسطنطنیہ ۔ ۲ فروری۔ روسی فوج نے مقام باٹوم پر حملہ کیا لیکن انکو شکست ہوئی۔ جنگ کی مہلت کی ابتدائی تجویز پر دستخط ہوگئے۔ لہذا لڑائی ملتوی کی گئی +

لودیانہ

ہفتہ ہذا میں غلہ کیقدر روبگرانی ہوگیا کیونکہ غلہ بدستور لدا چلا جاتا ہے +

ایک نقب متصل چوڑی کلاں کے لگا تھا اور نقد روپیہ

حل سوالات ریاضی

کرم فرمائے نیازمندان مہتمم نورافشان پادری کیلسو صاحب زاد عنایتکم +

تسلیم۔ بندہ نے چند سوال حساب حل طلب کو وہ نور مطبوعہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۱ء جلد ۳ نمبر ۳ میں دیکھے جنکا حل ارسال خدمت اشرف میں کرتا ہوں کسی گوشہ اخبار میں درج کرکے ممنون ومشکور فرماویں +

(۱) ۴ آدمی دوست تھے ایک کے پاس آٹھ لعل دوسرے کے پاس دس زمرد تیسرے کے پاس سو موتی چوتھے کے پاس ۵ ہیرے انہوں نے اپنے مال کو کم وبیش دیکھکر بجہت محبت ایک ایک عدد تبدیل کیا یعنے مالک لعل نے تینوں کو ایک ایک لعل دیا علی ہذالقیاس ہر ایک نے ایسا ہی کیا تب سبکے پاس برابر روپیہ ہوگیا تو ہر عدد کی قیمت بتاو۔ سوال کرنیوالے کو مناسب تھا کہ چاروں جنس میں سے کسی ایک کی قیمت روپیہ میں بموجب سوال کے ٹھہراتا۔ پس جبکہ قیمت نہیں ہے تو بھی ہم اس سوال کو جنسونکی نسبت سے حل کرتے ہیں۔

۱۰۰ - ۳ = ۹۶ موتی	}	کیونکہ ہر چہار جنس میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک عدد بعد تقسیم تھا مگر مالک کے پاس ایک سے زیادہ۔
۱۰ - ۳ = ۶ زمرد		
۸ - ۳ = ۴ لعل		
۵ - ۳ = ۱ ہیرا		

ایک لعل برابر ہے ۲۴ موتی کے اور ایک زمرد برابر ہے ۱۶ موتی کے اور ایک ہیرا برابر ہے ۹۶ موتی کے ۱۲ + ۲۳ + ۱۶ + ۹۶ = ۲۳۳ مالک موتی کی پونجی تقسیم مفروضہ کے بعد۔ موتی میں

۱۱۲ + ۲۴ + ۹۶ + ۱ = ۲۳۳ مالک زمرد کی پونجی +

۱۲۰ + ۱۶ + ۹۶ + ۱ = ۲۳۳ مالک لعل کی پونجی +

۱۹۲ + ۲۴ + ۱۶ + ۱ = ۲۳۳ مالک ہیرے کی پونجی +

یہہ سب پونجی گویا اب موتی ہے سو جو ایک موتی کی قیمت ہو انکو ۲۳۳ میں ضرب دو تو روپیہ نکل آویگے اور سبکے پاس برابر روپیہ ہوگا +

(۲) ایک آدمی کے پاس کچھہ روپیہ تھا اسکے فرزندوں نے بعد اسکے مرنے کے وہ روپیہ اسطرح تقسیم کیا کہ ایک نے ایک دوسرے نے دو علےٰ ہذا اخیر کار حاکم نے تمام روپیہ وصول کرکے برابر تقسیم کیا تو ہر ایک کو آٹھہ روپیہ ملے۔ تعداد فرزندان وزر بتاؤ۔

سوال کرنیوالے کو مناسب تھا کہ صرف ایک نے ایک اور دوسرے نے دو نہ لکھتا اگر ایک مرتبہ اور بڑھاتا یعنے تیسرے نے تین کیونکہ یہہ سوال جب ہی حل ہوتا کہ جب فرق ایک ہو اور دو مرتبہ کے لکھنے سے یہہ بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ ایک دوسرے سے دگنا لیتا ہے تو اس صورت میں سوال نہیں حل ہوسکتا اب ایک ایسی رقم دریافت کرنی ہے کہ جو برابر تقسیم ہوجاوے اور ۱ + ۲ + ۳ وغیرہ کا مجموعہ ہو تو قاعدہ ہے کہ ایسے سلسلہ پر ایک زیادہ کرکے دونوں رقموں میں سے جو نصف ہوجاوے اسی نصف کو دوسری رقم میں ضرب دو تو مجموعہ مطلوب معلوم ہوگا مثلاً ۱ + ۲ + ۳ کا مجموعہ دریافت کرنا ہے تو ۳ پر ایک زیادہ کردو اور اب دیکھو کہ ۳ و ۴ میں سے کس کا نصف ہوسکتا ہے یہاں ۴ کا نصف ہوسکتا ہے سو ۴ کے نصف کو ۳ میں ضرب دو تو ۱ + ۲ و ۳ کا مجموعہ معلوم ہوگا یعنے ۳ + ۲ + ۱ = ۶ ۔ پس سوال مذکورہ بالا میں کسی رقم کا نصف ہے کہ جس کے دایں یا بایں طرف کی رقم رکھا دیگی اور یہہ حاصل ضرب مجموعہ بھی ہو شرط مذکورہ بالا کے مطابق پس وہ رقم جسکا نصف آٹھہ ہے ۱۶ ہے اب ۱۵ ضرب رکھا جائیگا ۱۵ سے مگر اس حاصل ضرب میں شرایط بالا پوری نہیں ہوتیں تو ضرب رکھا جائیگا ۱۵ سے جو برابر ہے ۱۲۰ اور یہہ مجموعہ ہے ایک سے ۱۵ تک کا +

پس ۱۵ آدمی کے ۱۵ لڑکے تھے اور ایکسو بیس روپیہ تھے +

(۳) سوال میں کوئی قید نہیں ہے جو انکو کوئی ریاضی دان حل نہیں کرسکتا اگر کرے تو کوئی نجومی یا کوئی اور جو علم غایب رکھتا ہو حل کریگا +

سوال حل طلب۔ جبرو مقابلہ سے $\frac{(\text{۲}\,\text{لا} = \text{۳})}{\text{۳} - \text{لا}}$ ۔ ۵

اسکو مساوات درجہ اول سے حل کرو۔ راقم تھامس جارلس